

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی)

کے چوتھے اجلاس¹ کی روداد

منعقدہ 14 جولائی 2018ء

شرکا

جناب طارق باجوہ	چیئر مین / گورنر اسٹیٹ بینک
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب محمد ریاض	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر قاضی مسعود احمد	بیرونی رکن
ڈاکٹر عالیہ ہاشمی خان	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کمیٹی سیکریٹری / کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ اقتصادی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 19ء کا منظر نامہ

1- شعبہ زری پالیسی کے اسٹاف نے کمیٹی کو مئی 2018ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد اہم معاشی اظہاریوں میں ہونے والی پیش رفت سے آگاہ کیا، اور ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ بھی پیش کیا۔

2- صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سال بسال بنیادوں پر جون مالی سال 18ء میں بڑھ کر 5.2 فیصد ہو گئی جو ایک برس قبل 3.9 فیصد تھی۔ غذائی مہنگائی سال بسال بنیادوں پر جون مالی سال 18ء میں معمولی سی بڑھ کر 3.0 فیصد ہو گئی جو ایک سال قبل 2.4 فیصد تھی جبکہ غیر غذائی مہنگائی جون مالی سال 18ء میں نمایاں اضافے کے ساتھ 6.7 فیصد ہو گئی جو کہ جون مالی سال 17ء میں 5.0 فیصد تھی۔ قومی مہنگائی نے اضافے کا رجحان برقرار رکھا جبکہ غیر غذائی غیر توانائی قومی مہنگائی جون مالی سال 18ء میں بڑھ کر 7.1 فیصد ہو گئی جو ایک سال قبل 5.5 فیصد تھی۔ بلند غذائی مہنگائی کا تعلق درآمدی غذائی اشیاء کے نرخ بڑھنے سے ہے، اس کے علاوہ رمضان میں غذائی اشیاء کی قیمتیں بڑھنے کے موسمی رجحان کے بھی اثرات پڑے۔ غیر غذائی مہنگائی میں اضافے کی اہم وجوہات مضبوط ملکی طلب، تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی ملکی صارفین کو منتقلی اور شرح مبادلہ میں کمی تھی۔

3- مالی سال 18ء کے خاتمے تک مہنگائی کے رجحانات کے پیش نظر مالی سال 19ء کے لیے اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا تخمینہ مئی 2018ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں پیش کی گئی 5.5 تا 6.5 فیصد کی سابقہ رینج پر نظر ثانی کے بعد بڑھا کر 6 تا 7 فیصد کر لیا گیا ہے۔ اس پیش گوئی کی حد سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 19ء میں مہنگائی 6 فیصد ہدف سے بڑھنے کا اندازہ لگایا گیا ہے جس کی بنیادی وجہ پاکستانی روپے کی قدر گرنے کے اثرات اور جڑواں خساروں کا ممکنہ تسلسل ہو گا۔ مہنگائی بڑھنے کے رجحان کو ممکنہ تقویت بیرونی عوامل مثلاً اجناس کی بین الاقوامی بلند قیمتوں سے بھی ملے گی۔ مہنگائی کی پیش گوئی کا انحصار جن عوامل پر رہے گا ان میں تیل کے بین الاقوامی نرخوں کو دھچکے اور ان کی پیٹرولیم کی ملکی قیمتوں پر منتقلی کے علاوہ غذائی نرخوں میں تغیر پذیری، پیداواری فرق کے تخمینے، رسد زری میں نمو، شرح مبادلہ میں آئندہ اتار چڑھاؤ، اور نرخوں میں ممکنہ تبدیلی شامل ہیں۔

¹ اجلاس کیلنڈر سال کی بنیاد پر شمار کیے جاتے ہیں۔

4- مالی سال 18ء میں زروسبج (ایم ٹی) میں 9.7 فیصد کی نسبتاً پست نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال یہ 13.7 فیصد تھی۔ ایم ٹی کی نمو میں اس کی کاسب بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں نسبتاً بڑی کمی ہے جو مالی سال 18ء کے دوران 811 ارب روپے رہی جبکہ مالی سال 17ء میں 406 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی۔ دوسری طرف، مالی سال 18ء میں بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں 2228 ارب روپے کی نمو ہوئی جو مالی سال 17ء میں 2162 ارب روپے تھی۔ خالص ملکی اثاثوں میں اس نمو کی وجہ بینکاری نظام سے سرکاری قرض گیری تھی جو مالی سال 18ء میں بڑھ کر 1111 ارب روپے ہو گئی جبکہ مالی سال 17ء میں 1087 ارب روپے تھی۔ جہاں تک بینکاری نظام کا تعلق ہے تو بیشتر سرکاری قرض گیری اسٹیٹ بینک سے کی گئی کیونکہ بڑھتی ہوئی شرح سود کے حالات میں سرکاری تمسکات میں سرمایہ لگانے کے معاملے پر بینکوں میں نسبتاً تذبذب تھا، چنانچہ مالی سال 18ء میں جدولی بینکوں کو قرضے واپس کیے گئے۔

5- خالص ملکی اثاثوں کی بلند نمو کا ایک اور سبب نجی شعبے کا قرضہ تھا جس میں صحت مند نمو کا رجحان برقرار رہا اور وہ مالی سال 18ء کے دوران 775 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ مالی سال 17ء میں یہ 748 ارب روپے بڑھا تھا۔ قرضے کے استعمال نے مثبت کردار ادا کرتے ہوئے پیداواری سرگرمیوں میں اضافہ کیا جبکہ استعداد میں مسلسل اضافہ ہوا، مجموعی طلب بلند رہی، خام مال کی قیمتیں بڑھیں اور صارفی مالکاری کے لیے طلب بلند رہی۔ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے اور شرح مبادلہ میں ردوبدل کے تاخیری اثرات کی بنا پر مالی سال 19ء میں قرضے کے استعمال میں معمولی سا اعتدال آسکتا ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران سرکاری شعبے کو قرضہ معمولی سا کم ہوا اور 245 ارب روپے بڑھا جبکہ مالی سال 17ء میں 255 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ جہاں تک واجبات کا تعلق ہے تو مالی سال 18ء میں زیر گردش کرنسی میں کمی دیکھی گئی اور 477 ارب روپے بڑھی جبکہ مالی سال 17ء میں 578 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ مالی سال 18ء کے دوران بینک امانتوں میں 935 ارب روپے اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 1175 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں کم ہے۔ بینک امانتوں میں اس سست روی کا تعلق غیر بینک مالی اداروں کی امانتوں اور نجی شعبے کے کاروباری اداروں کی امانتوں میں کمی سے ہو سکتا ہے۔ حالیہ اقتصادی رجحانات کے پیش نظر توقع ہے کہ ایم ٹی کی نمو مالی سال 18ء کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران معمولی سی بلند رہے گی۔

6- مالی سال 18ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 5.5 فیصد رہا، جبکہ اس کا ابتدائی ہدف 4.1 فیصد تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت کی مجموعی طلب تخفیف سے بہت زیادہ بلند رہی۔ ہدف کے مقابلے میں مالیاتی خسارے میں اضافے کی وجہ ٹیکس محاصل اور نان ٹیکس محاصل میں توقع سے کم نمو اور توقع سے بلند جاری اخراجات تھے۔ مالی سال 18ء کے دوران ایف بی آر محاصل سالانہ ہدف کے 98.1 فیصد رہے، جبکہ ان میں 17.1 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی۔ اسی طرح اس عرصے میں صوبوں نے اپنے محاصل کے میزانی تخمینوں کا صرف 67.5 فیصد جمع کیا۔ مزید برآں، مالی سال 18ء میں صوبائی نان ٹیکس محاصل سالانہ میزانی تخمینے کے 40.8 فیصد رہے۔ مالی سال 19ء کے لیے حکومت نے مالیاتی خسارے کا ہدف جی ڈی پی کا 4.9 فیصد مقرر کیا ہے۔

7- مجموعی طلب کے اظہاریوں کے مطابق جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں جاری حسابات کا خسارہ بڑھ کر 16.2 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ اس کے مقابلے میں یہ خسارہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 11.1 ارب ڈالر رہا تھا۔ جاری حسابات کے بلند خسارے کی وجہ بڑا تجارتی خسارہ تھا جو جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں بڑھ کر 28.0 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ خسارہ 23.5 ارب ڈالر رہا تھا۔ جولائی تا مئی مالی سال 18ء کے دوران برآمدات میں نمو 13.1 فیصد اضافے کے ساتھ مثبت رہی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں بے حد معمولی 0.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جولائی تا مئی 2018ء میں مضبوط بیرونی طلب، برآمد کنندگان کو دی گئی مراعات، اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث برآمدات کی نمو میں اضافے کے رجحان کو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ جولائی تا مئی 2018ء میں درآمدات تھوڑی سے کم ہو کر 16.4 فیصد ہو گئیں، جبکہ گذشتہ برس یہ شرح 17 فیصد تھی۔ جولائی تا مئی مالی سال 18ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں 3.0 فیصد کی نمو ہوئی، اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ترسیلات زر بڑھنے کو برطانیہ، امریکا اور یورپی یونین کے ممالک سے رقوم کی آمد میں اضافے سے منسوب کیا جاتا ہے۔

8- جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 2.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کے 2.4 ارب ڈالر کے مقابلے میں اسی عرصے کے دوران خالص مالی رقوم کی آمد 2.5 ارب ڈالر ہو گئی۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بڑا حصہ بدستور چین کا ہے جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے 1.1 ارب ڈالر کے مقابلے میں بڑھ کر جولائی تا مئی مالی سال 18ء کے دوران 1.5 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ دسمبر 2017ء میں صکوک / یورو بانڈ کا اجراء سال کے دوران رونما ہونے والی اہم پیش رفت تھی، جس سے جولائی تا مئی مالی سال 18ء میں خالص بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) بڑھ کر 2.3 ارب ڈالر تک جا پہنچی جبکہ گذشتہ برس کے اسی

عرصے میں اس کا حجم 628 ملین ڈالر تھا۔ اس کے ساتھ سرکاری سطح پر مالی رقوم کی نمایاں طور پر بلند آمد جاری کھاتے کے بلند خسارے کی مالکاری کے لیے ناکافی تھی، جس کے سبب ملک زر مبادلہ کے ذخائر کو استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر مئی 2018ء کے اختتام پر کم ہو کر 9.5 ارب ڈالر رہ گئے جو کہ جون 2017ء میں 16.1 ارب ڈالر تھے۔ آگے چل کر اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کی سطح کا کلیدی انحصار قلیل مدت میں سرکاری رقوم کی آمد (اور مزید رقوم جمع کرنے) اور ملک کے جاری کھاتے کے توازن کو مستحکم کرنے کی غرض سے جاری اقدامات کے اثرات پر ہے۔

9- حقیقی شعبہ میں مالی سال 18ء کے دوران 13 برس کی بلند ترین 5.8 فیصد نمو ہوئی اور توقع ہے کہ اس میں مضبوط نمو کا رجحان جاری رہے گا اگرچہ مالی سال 19ء میں 6.2 فیصد نمو کے ہدف کا حصول خاصا مشکل ہو سکتا ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران زرعی شعبے میں 3.8 فیصد کی نمو ہوئی اور مالی سال 19ء میں اس کی نمو کا ہدف وہی یعنی 3.8 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔ تاہم اسے کچھ ابتدائی چیلنجز کا سامنا ہے کیونکہ کپاس کی فصل کا عبوری تخمینہ 12.1 ملین گانٹھیں ہیں جو 14.4 ملین گانٹھوں کے مقررہ ہدف سے کم ہے۔ دیگر تمام فصلیں اپنے اہداف حاصل کر سکتی ہیں۔ مالی سال 18ء میں صنعتی شعبے نے 6.8 فیصد نمو کے ہدف کے مقابلے میں 5.8 فیصد نمو حاصل کی جبکہ مالی سال 19ء کے لیے اس شعبے کا ہدف 7.6 فیصد مقرر کیا گیا ہے تاہم اس شعبے کی نمو کو روپے کی قدر میں کمی اور زری سختی جیسے عوامل وغیرہ کے باعث مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔ مالی سال 19ء میں شعبہ خدمات کے لیے 6.5 فیصد نمو کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جبکہ 2018ء میں اس شعبے کی نمو 6.4 فیصد رہی تھی۔ شعبہ خدمات کی ترقی کا دار و مدار حسب معمول دوسرے شعبوں کی کارکردگی پر ہو گا۔

10- اسٹاف نے پریزنٹیشن کا اختتام معاشی استحکام اشاریے (ایم ایس آئی) کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں تفصیلات پر کیا۔ واضح کیا گیا کہ گذشتہ اجلاس کے بعد خالص لحاظ سے معاشی استحکام اشاریے کی صورت حال ابتر ہوئی ہے، جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) درآمدات کی کوریج کے لیے زر مبادلہ کے ذخائر میں کمی اور (ب) مستقبل میں مہنگائی کے بلند تخمینے۔ حقیقی معاشی نمو کے ساتھ اس کے مضبوط عصری اور متحرک باہمی ربط کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات پر دوبارہ زور دیا گیا کہ معاشی استحکام کو بروقت اور مناسب پالیسی اقدامات کے ذریعے محفوظ کیا جائے۔

مالی منڈیاں اور ذخائر کا انتظام

11- بازار کی ایک پیش رفت سے ظاہر ہوا کہ مئی 2018ء کے زری پالیسی جائزے کے بعد سے اب تک 6.5 فیصد کے پالیسی (ہدف) ریٹ کے مقابلے میں شبینہ ریٹ 6.58 فیصد کی اوسط کے ساتھ پالیسی ریٹ کے قریب رہا ہے۔ بہ وزن اوسط شبینہ رپورٹ میں تغیر پذیری میں 0.24 فیصد تک اضافہ ہوا جو زری پالیسی جائزے کے اجلاس کے وقت 0.15 فیصد تھی۔ تغیر پذیری میں اضافہ عید الفطر اور اختتام سال کی ٹیکس ادائیگیوں نیز حکومت کی جانب سے تمسکات کے قبل اذنیامی اعلان کردہ اہداف سے نمایاں انحراف کا نتیجہ تھا۔ اسٹیٹ بینک بدستور بازار زر کے سودوں کے ذریعے بازار زر میں اس تغیر پذیری سے نمٹتا رہا، جہاں جون 2018ء کے دوران اسٹاک بڑھ کر 1.7 ٹریلین روپے ہو گیا لیکن جولائی کے پہلے ہفتے میں ان میں 262.4 ارب روپے کی نمایاں کمی آئی تھی جبکہ اس کے مقابلے میں زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس سے پہلے یہ 675 ارب روپے کی سطح پر تھا۔

12- مئی 2018ء میں زری پالیسی کمیٹی کی جانب سے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے کے فیصلے کے نتیجے میں ثانوی بازار کی تقریباً تمام میعادوں کی یافتوں میں 43 تا 87 بی پی ایس اضافہ ہوا۔ تاہم، بینک اب بھی حکومت کے طویل مدتی تمسکات کی نیلامی میں شرکت کرنے پر رضامند نہیں تھے، جس سے شرح سود میں مزید اضافے کی توقعات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس توقع کی بنیادی وجہ مہنگائی کے رجحانات اور زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ ہے۔

13- مئی 2018ء کے پالیسی جائزے کے بعد منڈی کی شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کی شرح سود کے مابین تفاوت بڑھ گیا جس سے بینکوں کو بیرونی ذرائع سے مزید قرض لینے کی ترغیب ملی۔ چنانچہ مئی 2018ء میں بینکوں کی رقوم (خالص) کی آمد میں 350 ملین ڈالر کا اضافہ ہو گیا جبکہ اپریل 2018ء میں اس میں 297 ملین ڈالر کمی آئی تھی۔

ماڈل پر مبنی جانچ

14- سب سے پہلے شعبہ تحقیق کے اسٹاف نے کمیٹی کو مئی 2018ء کی زرعی پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں استعمال کیے گئے فورکاسٹنگ اینڈ پالیسی اینالسس سسٹم (ایف پی اے ایس) کے ناؤکاسٹنگ مفروضات اور مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی کے ڈیٹا کی حقیقی صورت حال کا موازنہ پیش کیا۔ اس کے بعد زرعی پالیسی کمیٹی کو تازہ ترین ایف پی اے ایس ماڈل نتائج کے اہم مفروضات سے آگاہ کیا گیا جن میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے ملکی عمومی غذائی اور قوزی مہنگائی کی ناؤکاسٹنگ، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے تیل کی عالمی قیمتوں کی ناؤکاسٹنگ نیز یو ایس فیڈرل فنڈ ریٹ کے رجحان کے تازہ ترین ایف او ایم سی تخمینے اور امریکہ میں اگلی 8 سہ ماہیوں کی مہنگائی شامل ہیں۔ ملکی معیشت سے متعلق دیگر مفروضات میں بڑھی ہوئی بے یقینی، جو پاکستان کے یورو بانڈ کے ریاستی غیر یقینی کے پر یکم میں اضافے سے واضح ہے اور نسبتاً بلند مالیاتی جھٹکے کی ناؤکاسٹنگ، کیونکہ مالیاتی خسارے اور جی ڈی پی کی شرح مالی سال 18ء کے لیے 5.9 فیصد سے بڑھ کر 6.8 فیصد اور مالی سال 19ء کے لیے 6.0 فیصد ہو گئی۔

15- تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار اور مذکورہ بالا ناؤکاسٹنگ مفروضوں کی بنیاد پر ایف پی اے ایس ماڈل مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے لیے شرح سود میں نسبتاً بلند اضافے اور مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے لیے نسبتاً پست اضافے کی تجویز دیتا ہے۔ پالیسی میں اس تجویز کردہ تبدیلی کی بنیادی وجہ عمومی اور قوزی مہنگائی دونوں کے لیے بلند مہنگائی کی پیش گوئیاں نیز ڈالر اور روپے کی شرح سود کے فرق میں کمی سے متعلق کلیدی عوامل تھے۔

16- مہنگائی کے حوالے سے یہ بتایا گیا کہ مالی سال 19ء میں عمومی مہنگائی میں اضافہ متوقع ہے، جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) رواں مالیاتی توسیع کا ضمنی اثر (ii) حقیقی شرح مبادلہ کے فرق کو کم کرنے کے لیے حالیہ اور ماڈل پر مبنی شرح مبادلہ میں رد و بدل کی ممکنہ منتقلی؛ اور (iii) بلند مہنگائی کی توقعات کے اثرات جن کی عکاسی قوزی مہنگائی کے پیمانے غیر غذائی غیر توانائی اور آئی بی اے - اسٹیٹ بینک اعتماد صارف سروے کے جولائی 2018ء کے نتائج سے ہوتی ہے۔

17- شرح سود کی واضح پیرٹی کی وضاحت کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ یو ایس فیڈرل ریزرو نے دسمبر 2015ء میں شرح سود کو معمول پر لانے کے آغاز سے اب تک شرح سود میں 175 بی پی ایس اضافہ کیا ہے۔ اس کے برخلاف اسٹیٹ بینک نے اسی مدت میں اپنے پالیسی ریٹ میں صرف 75 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ پاکستانی روپے کی قدر میں حالیہ کمی کی وجہ سے ضروری ہے کہ شرح سود کی تبدیلی شدہ مساوات کی صورت حال میں ملکی پالیسی ریٹ میں تبدیلی کی جائے۔

18- مالی سال 19ء کے لیے ایف پی اے ایس پیش گوئیوں کے لحاظ سے ماڈل پر مبنی شرح سود کی راہ کی بنیاد پر اوسط عمومی مہنگائی کا تخمینہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس میں بیان کیے گئے 5.7 فیصد سے بڑھ کر 6.9 فیصد ہو گیا ہے، جبکہ قوزی مہنگائی کے تخمینے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 7.1 فیصد سے بڑھا کر 8.4 فیصد کر دیا گیا ہے۔ پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہ کرنے کی صورت میں عمومی مہنگائی اور قوزی مہنگائی کے بالترتیب 7.6 فیصد اور 9.1 فیصد رہنے کی توقع ہے۔

19- آخر میں شعبہ تحقیق کے عملے نے ایم پی سی کو ایک متبادل منظر نامے کے بارے میں بھی آگاہ کیا: شرح مبادلہ میں جون جیسے رد و بدل کا مالی سال 19ء میں تسلسل۔ اس متبادل منظر نامے میں مہنگائی کا دباؤ محدود کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کو مالی سال 19ء کی ابتدائی دو سہ ماہیوں میں پالیسی ریٹ بڑھانے کی ضرورت ہو گی۔

زرعی پالیسی پر سرویز کے نتائج

20- شعبہ تحقیق نے کمیٹی کو اعتماد صارف اشاریے (سی سی آئی) اور مہنگائی کی توقعات (آئی ای) پر منعقد ہونے والے سرویز کے نتائج سے آگاہ کیا۔ یہ واضح کیا گیا کہ بحیثیت مجموعی اعتماد صارف اشاریے میں مئی 2018ء کے سروے کے مقابلے میں معمولی کمی آئی ہے جبکہ مہنگائی کی توقعات (آئی ای) بدستور بلند سطح پر ہیں، جن سے مہنگائی کے رجحانات میں اضافے کی بلند توقعات کے تسلسل کی نشاندہی ہوتی ہے۔

21- شعبہ تحقیق نے نئے متعارف کیے جانے والے کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) کے نتائج بھی پیش کیے۔ زرعی پالیسی کمیٹی کو مالی سال 18ء میں بی سی ایس کی شروعات کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ کمیٹی کے روبرو پیش کرنے سے قبل اس سلسلے کے 4 سروے کیے جا چکے ہیں۔ تازہ ترین سروے کے نتائج پر بحث سے پہلے کمیٹی کے روبرو سروے کا مختصر پس منظر پیش کیا گیا۔ کاروباری اعتماد سروے صنعتی اور خدمات کے شعبوں سے وابستہ بڑے پیمانے کی فرموں سے کیا گیا تاکہ حالیہ کاروباری اعتماد

اشاریہ (سی بی سی آئی)، متوقع کاروباری اعتماد اشاریہ (ای بی سی آئی)، کاروباری اعتماد اشاریہ (بی سی آئی) اور منظم خریداری کا اشاریہ (پی ایم آئی) اخذ کیا جاسکے۔ یہ نشاندہی کی گئی کہ سی بی سی آئی، ای بی سی آئی اور بی سی آئی میں اپریل 2018ء کے کاروباری اعتماد اشاریے کے مقابلے میں معمولی کمی ہوئی۔ اگرچہ پرچیزنگ مینجرز انڈیکس میں گذشتہ سروے کے مقابلے میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، تاہم کاروباری اعتماد سروے کے مجموعی نتائج حالیہ مہینوں کے دوران اشیاء سازی کی سرگرمی میں کچھ اعتدال سے ہم آہنگ ہیں۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

22- آئندہ دو مہینوں کے لیے پالیسی شرح سود کا تعین کرتے ہوئے کمیٹی نے ان نکات کو مد نظر رکھا ہے: (1) مستقبل کی عمومی اور قومی مہنگائی کے رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تخمین شدہ حقیقی شرح سود میں کمی واقع ہو رہی ہے، (2) مجموعی رسد کے مقابلے میں مجموعی طلب کی مجموعی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ پیداواری فرق میں مثبت لحاظ سے مزید اضافہ ہو گیا ہے (3) عالمی تناظر میں پاکستان کی نامیہ شرح سود ایسے ہی معاشی رجحانات کے حامل دیگر ممالک کے مقابلے میں زیادہ مستحکم رہی ہے (4) بیرونی قرض گیری کے شرح سود کے لحاظ سے زیادہ حساس حصے میں اضافہ ہو رہا ہے اور (5) بیرونی کھاتے کی صورت حال کے تسلسل کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشی استحکام برقرار رکھنا اہم ترین ترجیح ہے۔

23- پریزینٹیشن کے اختتام اور اسٹاف کے ساتھ بحث مباحثے کے بعد زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کے فیصلے پر ووٹ دیا۔ غور و خوض کے نتیجے میں پالیسی ریٹ پر اتفاق رائے سامنے آیا۔ تاہم مطلوبہ اضافے کی سطح کے بارے میں متضاد آرا کا اظہار کیا گیا۔

24- پالیسی ریٹ کو 150 بی پی ایس بڑھانے کے حق میں ووٹ دینے والے رکن کی رائے تھی کہ اس سے کم اضافہ قومی مہنگائی میں اضافے کے رجحان سے نمٹنے کے لیے ناکافی ثابت ہو گا۔

25- پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دینے والے اراکین کی رائے تھی کہ مارکیٹ زیادہ اضافے کو غیر معمولی صورت حال سمجھتے ہوئے اس سے غلط نتیجہ اخذ کر سکتی ہے اور اس سے متوقع فوائد حاصل ہونے کے بجائے معیشت کو زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے۔

26- آخر میں کمیٹی نے اجلاس میں موجود 6 اراکین میں سے 5 کے اکثریتی ووٹ سے پالیسی ریٹ میں 100 بیس پوائنٹس اضافے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک ووٹ پالیسی ریٹ میں 150 بی پی ایس تک اضافے کے حق میں دیا گیا۔

27- اس کے بعد کمیٹی نے زری پالیسی بیان کا مسودہ تحریر کیا۔

28- زری پالیسی کمیٹی نے درج ذیل فیصلہ کیا:

فیصلے:

- پالیسی ریٹ بڑھا کر 7.50 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان جولائی 2018ء منظور کیا جاتا ہے۔